IDA وغیرہ کمپنیوں کے ذریعے آن لائن کاروبار اور انویسٹ کرنے کا حکم

ریفرنس نمبر:GRW-786 تاریخ:29-03-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ انٹرنیٹ پر آن لائن ٹریڈنگ کے حوالے سے IDA نام کی ایک ایپلیکیشن متعارف ہوئی ہے، جو جدید عالمی بلاک چین مالیاتی پروگرام کے تحت کام کر رہی ہے اور اس کا دار و مدار ڈیجیٹل کرنسی پر ہے، اس کے کام کرنے کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ:

(الف) سب سے پہلے اکاؤنٹ تشکیل دے کر اپنی ذاتی معلومات جمع کروا کر رجسٹری کروانی ہوتی ہے، پھر ٹریڈنگ کے لیے تین سو USDT (یہ ڈیجیٹل ڈالر کی کرنسی ہے) خرید کر انویسٹمنٹ کرنی ہوتی ہے۔ 300 USDT کی جتنی پاکستانی کرنسی ہوتی ہے، وہ اکاونٹ میں جمع کروائی جاتی ہے، تو اس کے بدلے 300 USDT اکاونٹ میں آجاتے ہیں۔

(ب) ٹریڈنگ کے لیے روزانہ کی بنیاد پر کلِکس کرنے ہوتے ہیں، اور روزانہ آمدنی کا دار و مدار کلِکس پر ہوتا ہے، اولاً مقررہ کلِکس زیادہ مقدار میں (یعنی 30) ہوتے ہیں، پھر بعد میں صارف کا ٹائم بچانے کے لیے کمپنی کلِکس کی مقدار کم کر دیتی ہے۔

ایک کلِک کرنے پر پہلی ٹریڈنگ تین منٹ میں مکمل ہو جاتی ہے اور دوسرا کلِک تین منٹ سے پہلے یعنی پہلی ٹریڈنگ مکمل ہونے سے پہلے نہیں ہوتا۔

ہر کلِک کے ساتھ ساتھ ہی ٹریڈنگ کے ساتھ پرافٹ ملتا جاتا ہے اور یہ کلِکس ہر روز ری نیو ہوتے ہیں،

ایک دن کے کِلکِس مکمل کیے بغیر پیسے نہیں نکلوائے جاسکتے۔

یہ کللکس دراصل ڈیجیٹل کرنسی کی خریداری ہوتی ہے یعنی ڈیجیٹل کرنسی کاریٹ شو ہو رہا ہوتا ہے، جب اس پر ایک کلک کیا تو ڈیجیٹل کرنسی خریدی گئی، پھر تین منٹس کے اندر اندر جیسے ہی اس کرنسی کا ریٹ خریدی گئی مقدار سے اوپر ہوتا ہے، کمپنی نے جو کمپیوٹر لگا رکھے ہیں، وہ اسی وقت اسے سیل کر دیتے ہیں اور جو پرافٹ آتا ہے، وہ اس کللک کرنے والے کے اکاونٹ میں چلا جاتا ہے۔

اور کللکس کے ذریعے جو ٹریڈنگ ہوتی ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

IDA بین الاقوامی اثر ورسوخ کو بڑھانے کے لیے خدمات فراہم کرے گا، زیادہ سے زیادہ صارفین کو سرمایہ کاری کے میدان میں زیادہ اور زیادہ مستحکم منافع حاصل کرنے میں مدد کرے گا، مارکیٹ کے رجحانات کا تجزیہ کرے گا اور گاہکوں کو بہتر کام کرنے میں مدد کرے گا۔

IDA مقداری تجارت کیسے کام کرتی ہے؟ دنیا بھر میں بہت سے کرپٹو کرنسی ایکسچینجز ہیں۔ ہر ایکسچینج کے مختلف تجارتی حجم میں صارف کی مختلف ضروریات ہوتی ہیں، اور مختلف مارکیٹیں مختلف ایکسچینجز پر ایک ہی کرپٹو کرنسی کی قیمت میں فرق کا باعث بنتی ہیں۔ IDA کی دنیا کی معروف مصنوعی ذہانت ٹریڈنگ ٹیکنالوجی کے ذریعے، بڑے ایکسچینجز کا ڈیٹا 24 گھنٹے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ کم خریدیں، زیادہ بیچیں، درمیانی قیمت کا فرق کمائیں، صارفین کو مستحکم آمدنی حاصل کرنے میں مدد کریں۔

مثال کے طور پر، Binance ایپ پر BTC کی موجودہ قیمت USDT20000 ہے، اور OKX ایپ پر BTC 20100USDT ہے۔ IDA مصنوعی ذہانت والا روبوٹ خود بخود مارکیٹ کی نگرانی اور تجزیہ کرتا ہے تاکہ صارفین کو Binance سے خریدنے اور OKX پر فروخت کرنے میں مدد ملے، اور IDA اس لین دین سے حاصل ہونے والے منافع کا 50 فیصد لے گا۔ بقیہ 50 فیصد صارف کی ملکیت ہے۔

(ج) پھر چونکہ یہ ایپ بلاک چین مالیاتی پروگرام کے تحت کام کر رہی ہے تو اکاؤنٹ پرمننٹ کروانے

اور اکاؤنٹ سے پیسے نکلوانے کے لیے صارف کا مزید تین بندوں کو ایڈ کروانا، ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اکاؤنٹ میں تین سو USDT کا ہونا ضروری ہے، اگر صارف معینہ مدت کے اندر اندر مزید تین بندوں کو ایڈ نہیں کرواتا، تو اس کا اکاؤنٹ ختم کر دیا جاتا ہے اور اکاؤنٹ میں رکھے پیسے بھی اس وقت تک صارف کو نہیں ملتے، جب تک کہ وہ تین بندوں کو ایڈ نہ کروائے اور اکاونٹ میں USDT300 نہ ہوں۔

(د) مزید لوگوں کو ایڈ کروانے کی صورت میں صارف کو اضافی کمیشن دیا جاتا ہے اور اس کا تناسب بھی لوگوں کو ایڈ کروانے کے حساب سے ہوتا ہے یعنی صارف اس پروگرام میں مزید اپنی کوشش سے جتنے بندوں کو شامل کرے گا، اس کے حساب سے اسے اضافی کمیشن ملے گا اور اسے اضافی انعام کا نام دیا جاتا ہے۔

اور اس چین سسٹم میں نئے شامل کروائے گئے لوگوں کے پرافٹ سے حصہ کاٹ کر صارف کو نہیں دیا جاتا، بلکہ ہر بندے کو اپنی ٹریڈنگ کے حساب سے پرافٹ پورا ملتا ہے اور اصل صارف کو مزید بندے شامل کرنے کا پرافٹ کمپنی اپنی طرف سے بطور انعام دیتی ہے۔

(ہ) یاد رہے۔۔۔! اس طرح کی تمام کمپنیاں وایپس (Apps)، غیر سرکاری ہیں، یہ کمپنیاں وایپس کب تک چلیں گی، کب بند ہو جائیں، کوئی کنفرم نہیں ہوتا اور صارف کے اثاثے بھی غیر محفوظ ہوتے ہیں۔ جب چاہیں یہ کمپنیاں صارف کا اکاونٹ بلاک کر دیں اور اس کے اکاونٹ میں جتنی رقم ہے، وہ ساری ضبط کر لیں۔

شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس ایپلیکیشن کے ذریعے آن لائن کاروبار کرنا، اس ایپلیکیشن میں انویسٹ کرنا، جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں مذکور تفصیلات کے مطابق IDA اور اس جیسی دوسری ایپس (Apps) جن میں مذکورہ طریقے کے مطابق ٹریڈنگ ہوتی ہے، ان میں رقم انویسٹ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) جوا:

(الف) سوال میں مذکور تفصیل کے مطابق اس طرح کی ایپس میں صارف کی رقم محفوظ نہیں ہوتی، اس طرح کی ایپس اور کمپنیاں جب چاہیں، صارف کا اکاونٹ بلاک کر کے اس کا سارا سرمایہ ضبط کر سکتی ہیں، تو یہاں اپنی رقم کو امید موہوم کے ساتھ رِسک پر پیش کرنا ہے کہ یا تو نفع ہو جائے گا یا اپنا مال بھی چلا جائے گا اور یہ قمار (جوا) ہے اور جوئے کے متعلق قرآن وحدیث میں سختی سے ممانعت وارد ہے اور جوا ناجائز و حرام، گناہ اور شیطانی کام ہے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل مسلمانوں کو شیطان کے فریب سے بچائے، آمین! اس اجمال کی تفصیل مجمل یہ ہے کہ حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہرگز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں، بلکہ **صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔**" (فتاوی رضویہ، ج 17، ص 330، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

(ب) اسی طرح رقم واپس لینے کے لیے تین مزید افراد ایڈ کروانے کی شرط والی صورت بھی جُوا کی ہے کہ تین مزید افراد ایڈ کر لینا، یقینی نہیں، بلکہ موہوم ہے، اب نفع موہوم کے لیے انسان ایسا کرے گا اور بعد میں نہ کر پایا تو رقم ضائع ہو جائے گی۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "ایک کمپنی نئی کلکتہ میں کھلی ہے، جو اپنے فارم کو اس طرح دیتی ہے، پہلے فارم پر نام درج کرا کر ایک روپیہ روانہ کرو، فارم کے ملنے پر چہار فارم روانہ کیے جائیں گے، ان چار فارموں کو ایک ایک روپیہ میں بیچ کر کمپنی کو فارم جس میں خریدنے والے کے نام ہوں اور چار روپے روانہ کرو، فارم بھیجنے پر کمپنی ان چار شخصوں کے نام فارم چار چار روانہ کرے گی، وہ بھی ایک روپیہ میں فروخت کریں گے، اسی طرح سلسلہ بسلسلہ ایک ہزار چوبیس فارم فروخت ہونے کے بعد کمپنی ایک ہزار چوبیس روپے متعدد مرتبہ کر کے دینے کا وعدہ کرتی ہے، جنھوں نے اس کام کو انتہاء کو پہنچایا انہیں روپے مل رہیں ہیں، اس کمپنی کا یہ بھی اعلان ہے کہ سلسلہ منقطع نہیں ہونا چاہئے، منقطع ہونے پر روپیہ نہیں روانہ کیا

جائے گا، اس میں شریک ہونا، جائز ہے یا نہیں؟ جوا وغیرہ تو نہیں ہے؟"

اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "یہ جوا اور حرام ہے کہ ایک روپیہ دے کر اس رقم کثیر کے ملنے کی خواہش ہوتی ہے اور اس کے ملنے نہ ملنے دونوں کا احتمال ہوتا ہے، اگر فارم فروخت ہو گئے، تو رقم ملے گی، ورنہ روپیہ گیا، اس میں شرکت حرام ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، ج2، حصہ4، ص234، مکتبہ رضویہ، کراچی)

(ج) اسی طرح پرافٹ نکالنے کے لیے تیس کلکس کی شرط بھی جوئے والی صورت ہے کہ تیس پورے کر لینا، یقینی نہیں۔ اگر تیس پورے ہو گئے، تو سارا پرافٹ مل جائے گا، ورنہ پچھلا بھی ضائع ہو جائے گا۔

جوئے کی حرمت وغیرہ پر دلائل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا﴾ ترجمہ کنز الایمان: "تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔" **(پارہ02، سورۃ البقرہ، آیت219)**

اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔"

(القرآن، پارہ7، سورۃ المائدہ، آیت90)

محیط برہانی، بحر الرائق اور تبیین الحقائق میں ہے: "واللفظ للثالث، القمار من القمر الذی یزاد تارۃ، وینقص اخری، وسمي القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذهب ماله الی صاحبه، ویجوز ان یستفید مال صاحبه۔۔۔وهو حرام بالنص "ترجمہ: قمار، قمر سے مشتق ہے جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان ہوتا ہے کہ جوئے بازوں میں سے ایک کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا مال

حاصل کرلے، اور یہ نص سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، مسائل شتی، ج6، ص227، مطبوعہ ملتان)

المبسوط للسرخسی میں ہے: ”ثم هذا تعليق استحقاق المال بالخطر وهو قمار، والقمار حرام في شريعتنا“ ترجمہ: پھر یہ مال کے مستحق ہونے کو خطر پر معلق کرنا ہے اور یہ قمار ہے اور قمار ہماری شریعت میں حرام ہے۔ (المبسوط للسرخسی، ج7، ص76، دار المعرفہ، بیروت)

(2) اپنے آپ کو اور دوسروں کو ضرر میں ڈالنا:

اس طریقہ کار میں اپنے آپ کو اور دوسروں کو ضرر میں ڈالنا ہے یعنی یہ اکاؤنٹ بنا کر انسان اپنے آپ کو ضرر میں ڈالتا ہے کہ اگر شرائط پوری نہ ہو سکیں، تو اپنی رقم ضائع ہو جائے گی اور دوسروں کو ایڈ کر کے دوسروں کو ضرر میں ڈالتا ہے کہ دوسرے اگر شرائط پوری نہ کر پائے، تو ان کے پیسے ضائع ہو جائیں گے اور حدیث پاک میں اپنے آپ کو ضرر میں ڈالنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے اور دوسروں کو بھی ضرر میں ڈالنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”لا ضرر ولا ضرار في الاسلام“ ترجمہ: اسلام میں نہ اپنے آپ کو ضرر میں ڈالنا ہے، نہ دوسرے کو ضرر دینا۔ (المعجم الاوسط، ج5، ص283، دار الحرمین، قاھرہ)

(3) غرر (دھوکا):

(الف) اکاؤنٹ اوپن کرنے کے لیے جو USDT خریدے جاتے ہیں، وہ ڈیجیٹل کرنسی ہے اور ڈیجیٹل کرنسی کی خرید و فروخت شرعا جائز نہیں کہ غرر (دھوکے) پر مشتمل ہے، کیونکہ اس کی ضمانت کسی کے پاس نہیں، کوئی معلوم نہیں کہ کب یہ ختم کر دی جائے اور رقم انویسٹ کرنے والوں کی رقم ضائع جائے اور حدیث پاک میں اس طرح کی خرید و فروخت کہ جس میں غرر (دھوکا) پایا جائے، خریدی گئی چیز کا حصول یقینی نہ ہو وغیرہ، سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے: ”عن أبي هريرة: أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الغرر“

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، ج3، ص254، حدیث 3376، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے:" (وعن بيع الغرر)۔۔۔أي ما لا يعلم عاقبته من الخطر الذي لا يدرى أيكون أم لا كبيع الآبق والطير في الهواء والسمك في الماء والغائب المجهول "ترجمہ: (اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا) یعنی اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جس کا انجام کار معلوم نہ ہو اس خطرے کی وجہ سے کہ جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ پایا جائے گا یا نہیں، مثلاً: بھاگے ہوئے غلام کی بیع یا ہوا میں اڑتے پرندوں کی بیع یا پانی میں مچھلی کی بیع یا مجہول غائب چیز کی بیع۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب البیوع، ج5، ص1934، دار الفکر، بیروت)

نیز یہ بھی اپنے مال کو رسک پر پیش کر کے اپنے آپ کو ضرر میں ڈالنے والی صورت ہے۔

(ب) کلکس کے ذریعے جو ٹریڈنگ ہوتی ہے، وہ بھی ڈیجیٹل کرنسی کی ہے، لہذا یہ بھی ناجائز ہے۔

(4) شرط فاسد:

(الف) اوپر مذکور تفصیل کے مطابق کمپنی کمیشن پر کام کر رہی ہے یعنی کمپنی کے ساتھ جو ایگریمنٹ ہوتا ہے، وہ عقد اجارہ ہوتا ہے اور ایسے عقد میں کوئی ایسی شرط لگانا، جس کا عقد تقاضا نہ کرے اور اس میں ایگریمنٹ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا نفع ہو، ایسی شرط ناجائز اور عقد کو فاسد کرنے والی ہوتی ہے اور اس عقد میں اکاونٹ پرمننٹ رکھنے کے لیے معینہ مدت کے اندر اندر تین مزید افراد کو ایڈ کروانے کی شرط ہونا کہ اگر نہ کروائے، تو اب اکاؤنٹ بلاک ہو جائے گا اور صارف اس کمپنی کی مزید خدمات حاصل نہیں کر سکے گا، اس شرط میں کمپنی کا نفع ہے اور عقد اس کا تقاضا بھی نہیں کرتا، لہذا یہ شرط فاسد ہے، جس سے عقد فاسد ہو جاتا ہے اور ایگریمنٹ کرنے والے دونوں افراد گنہگار ہوتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:" ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع و شرط "ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے خریداری اور شرط سے منع

فرمایا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، من اسمه عبد اللہ، ج4، ص335، مطبوعہ دار الحرمین، قاھرہ)

اور عقد اجارہ بھی عقد بیع کی قسم سے ہے۔ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ میں ہے:"والبیع والإجارة أخوان، لأن الإجارة بیع المنافع "ترجمہ: اور بیع اور اجارہ دونوں ایک ہی قسم سے ہیں، کیونکہ اجارہ، منافع کی بیع ہے۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ، کتاب الاجارۃ، ج2، ص140، دار المعرفہ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے:"(یفسد الإجارة الشروط) لأنها بمنزلة البیع۔ ألا ترى أنها تقال وتفسخ فتفسدها الشروط التي لا یقتضیها العقد کالبیع "ترجمہ: شرطیں، اجارے کو فاسد کر دیتی ہیں، کیونکہ وہ بیع کے حکم میں ہے، کیا تو دیکھتا نہیں کہ اس کا اقالہ ہوتا ہے اور اسے فسخ کیا جاتا ہے، پس ایسی شرائط جن کا عقد تقاضا نہیں کرتا، وہ اجارے کو فاسد کر دیتی ہیں، جیسا کہ بیع کو فاسد کر دیتی ہیں۔
(تبیین الحقائق، باب الاجارۃ الفاسدہ، ج05، ص121، مطبوعہ ملتان)

تبیین الحقائق میں ہے:"أن کل شرط لا یقتضیه العقد وهو غیر ملائم له ولم یرد الشرع بجوازه ولم یجز التعامل فیه وفیه منفعة لأهل الاستحقاق مفسد "ترجمہ: ہر وہ شرط جس کا نہ تو عقد تقاضا کر رہا ہو اور وہ عقد کے مناسب بھی نہ ہو، شرع سے اس کا جواز بھی ثابت نہ ہو اور اس پر تعامل بھی نہ ہو اور اس میں اہل استحقاق کی منفعت ہو، تو ایسی شرط بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔
(تبیین الحقائق، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، ج4، ص57، مطبوعہ ملتان)

(ب) اوپر مذکور تفصیل کے مطابق جب ہر کلک پر کرنسی کی خریداری ہوتی ہے اور تین منٹ کے اندر وہ بمع پرافٹ بِک جاتی ہے اور وہ پرافٹ صارف کے اکاونٹ میں ایڈ ہو جاتا ہے، تو اب اس پرافٹ کو حاصل کرنے کے لیے مزید کلکس کرنے یعنی خریداری کرنے کی شرط لگانا یہ شرط فاسد ہے کہ یہ شرط بھی ایسی ہے کہ جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا اور اس میں کمپنی کا نفع بھی ہے کہ اسے ہاف پرافٹ ملے گا۔

(5) سود:

اس عقد میں سود کا عنصر بھی پایا جاتا ہے، کیونکہ اس عقد میں شروط فاسدہ پائی جاتی ہیں اور شروط فاسدہ

سود کے حکم میں ہیں کہ اس میں عقد معاوضہ میں ایک اگریمنٹ کرنے والے کو بغیر کسی معاوضے کے شرط والا نفع مل رہا ہے اور ایسا نفع سود ہوتا ہے اور سود کو قرآن و حدیث میں ناجائز و حرام فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾ترجمہ کنزالایمان:"اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود کو۔" (پارہ3،سورۃ البقرہ،آیت 275)

امام مسلم بن حجاج قشیری (المتوفی 261ھ) سے مروی ہے:"عن جابر قال:لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربو وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال: ھم سواء"ترجمہ:حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، اس کا کاغذ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا:یہ سب برابر ہیں۔
(الصحیح لمسلم، صفحہ 620، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے:"حقیقة الشروط الفاسدة ھي زیادة ما لا یقتضیه العقد ولا یلائمه فیکون فیه فضل خال عن العوض، وھو الربا بعینه"ترجمہ:شروط فاسدہ کی حقیقت عقد میں ایک ایسی زیادتی کی ہے، جس کا عقد تقاضا نہیں کرتا اور نہ ہی وہ عقد کے مناسب ہوتی ہے، لہذا یہ عقد میں بغیر عوض کے زیادتی ہوتی ہے اور یہ بعینہٖ سُود ہے۔ (تبیین الحقائق، کتاب البیوع، ج4، ص131، مطبوعہ ملتان)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

07 رمضان المبارک 1444ھ/29 مارچ 2023ء

الجواب صحیح

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے